

ہر گمراہی کیلئے حیلے بہانے ہوا کرتے ہیں اور ہر پیمان شکن (دوسروں کو) اشتباہ میں ڈالنے کیلئے کوئی نہ کوئی بات بنایا کرتا ہے۔ خدا کی قسم! میں اس شخص کی طرح نہیں ہوں گا جو ماتم کی آواز پر کان دھرے، موت کی سنائی دینے والے کی آواز سنے اور رونے والے کے پاس (پر سے کیلئے) بھی جائے اور پھر عبرت حاصل نہ کرے۔

--☆☆--

خطبہ (۱۴۷)

شہادت سے پہلے فرمایا

اے لوگو! ہر شخص اسی چیز کا سامنا کرنے والا ہے جس سے وہ راہ فرار اختیار کئے ہوئے ہے اور جہاں زندگی کا سفر کھینچ کر لے جاتا ہے وہی حیات کی منزل مतھا ہے۔ موت ٹھیک سے بھاگنا اسے پالینا ہے۔ میں نے اس موت کے چھپے ہوئے بھیدوں کی جتھو میں کتنا ہی زماں گزار اگر مشیت ایزدی یہی رہی کہ اس کی (تفصیلات) بے نقاب نہ ہوں۔ اس کی منزل تک رسائی کہاں وہ تو ایک پوشیدہ علم ہے۔
توہاں میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہ ہٹھراو اور محمد ﷺ کی سنت کو ضائع و بر بادنہ کرو۔ ان دونوں ستونوں کو قائم و برقرار رکھو اور ان دونوں چراغوں کو روشن کئے رہو۔ جب تک منتشرہ پراگنہ نہیں ہوتے تم میں کوئی برائی ملنیں آئے گی۔ تم میں سے ہر شخص اپنی وسعت بھر بوجھ اٹھائے۔ نہ جانے والوں کا بوجھ بھی بلکہ رکھا گیا ہے۔ (کیونکہ) اللہ رحم کرنے والا، دین سیدھا (کہ جس میں کوئی الجھاؤ نہیں) اور پیغمبر عالم و دانا ہے۔

میں کل تمہارا ساتھی تھا اور آج تمہارے لئے عبرت بنا ہوا ہوں اور کل تم سے چھوٹ جاؤں گا۔ خدا مجھے اور تمہیں مغفرت عطا کرے۔ اگر اس پھسلنے کی جگہ پر قدم بھے رہے تو خیر اور اگر

وَ لِكُلِّ ضَلَالٍ عَلَّةٌ، وَ لِكُلِّ شُبْهَةٍ شُبْهَةٌ۔ وَاللَّهُ أَكْبَرُ آكُونُ كَمُسْتَبِعٍ اللَّدْمِ، يَسْمَعُ النَّاعِيَ، وَ يَحْضُرُ الْبَاكِيَ، ثُمَّ لَا يَعْتَدِرُ!

-----☆☆-----

(۱۴۷) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

قبيل موقته

آيُّهَا النَّاسُ! كُلُّ امْرِيٍ لَاقِ مَا يَفِرُّ مِنْهُ فِي فِرَارِهِ، وَ الْأَجَلُ مَسَاقُ النَّفْسِ، وَ الْهَرَبُ مِنْهُ مُوَافَأَتُهُ. كَمْ أَطْرَدْتُ الْأَيَامَ أَبْحَثُهَا عَنْ مَكْنُونِهِ هَذَا الْأَمْرُ، فَأَبَيَ اللَّهُ إِلَّا إِحْفَاءَهُ، هَيْهَاتُ! عِلْمٌ مَخْرُونُ!

آمَّا وَصَيْقِيْقِيْ: فَإِنَّ اللَّهَ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا تُضَيِّعُوا سُنْنَتَهُ، أَقِيمُوا هَذِينِ الْعَمُودَيْنِ، وَ أَوْقِدُوا هَذَيْنِ الْبِصَبَاحِيْنِ، وَ خَلَا كُمْ ذَمْرَ مَالَمْ تَشْرُدُوا. حِيلَنْ كُلُّ امْرِيٍ مَجْهُودَهُ، وَ حُفَّقَ عَنِ الْجَهَلَةِ، رَبِّ رَحْيَمُ، وَ دِيْنُ قَوِيْمُ، وَ إِمَامُ عَلِيِّيْمُ.

أَنَا بِالْأَمْسِ صَاحِبُكُمْ، وَ أَنَا الْيَوْمَ عَبْرَةٌ لَكُمْ، وَ غَدَّا مُفَارِقُكُمْ! غَفَرَ اللَّهُ لِي وَ لَكُمْ! إِنْ تَثْبِتُ الْوَطَأَةَ فِي هَذِهِ الْمَزَلَّةِ

قدموں کا جماؤ اکھڑ گیا تو ہم بھی انہی (گھنی) شاخوں کی چھاؤں، ہوا کی گزر گا ہوں اور چھائے ہوئے ابر کے سایوں میں تھے، (لیکن) اس کے تباہت ہجے ہوئے لکھ چھٹ گئے اور ہوا کے نشانات مٹ مٹا گئے۔

میں تمہارا ہمسایہ تھا کہ میرا جسم چند دن تمہارے پڑوں میں رہا اور میرے مرنے کے بعد مجھے جسد بے روح پا گئے کہ جو حرکت کرنے کے بعد تھم گیا اور بولنے کے بعد خاموش ہو گیا، تاکہ میرا یہ سکون اور ٹھہر ادا اور آنکھوں کا مندھ جانا اور ہاتھ پیروں کا بے حس و حرکت ہو جانا تمہیں پند و نصیحت کرے ملے کیونکہ عبرت حاصل کرنے والوں کیلئے یہ (منظراً) بلغہ کلموں اور کان میں پڑنے والی باتوں سے زیادہ موعظت و عبرت دلانے والا ہوتا ہے۔ میں تم سے اس طرح رخصت ہو رہا ہوں جیسے کوئی شخص (کسی کی) ملاقات کیلئے چشم براہ ہو۔ کل تم میرے اس دور کو یاد کرو گے اور میری نیتیں کھل کر تمہارے سامنے آجائیں گی اور میری جگہ کے خالی ہونے اور دوسروں کے اس مقام پر آنے سے تمہیں میری قدر و منزالت کی پیچان ہوگی۔

--☆☆--

فَذَاكَ، وَ إِنْ تَدْعُهُنَّ الْقَدَمُ فَإِنَّا كُنَّا فِيَّ
أَفْيَاءِ أَغْصَانِ، وَ مَهَابِ رِيَاحٍ، وَ تَحْتَ ظَلِّ
غَيَّامٍ، اضْسَحَلَّ فِي الْجَوَّ مُتَنَافِقُهَا، وَ عَفَّا فِي
الْأَرْضِ مَخْطُلُهَا.

وَ إِنَّا كُنْتُ جَارًا جَاؤَرْ كُمْ بَدَنِي آئِيَّامًا،
وَ سَتْعِقَبُونَ مِنْيُ جُنَاحَةَ خَلَاءً:
سَاكِنَةَ بَعْدَ حَرَاكٍ، وَ صَامِتَةَ بَعْدَ نُطقٍ،
لِيَعْظُمْ هُدُوِّي، وَ خُفُوتُ اِطْرَاقِي، وَ
سُكُونُ اَطْرَافِي، فَانَّهُ أَوْعَظُ
لِلْمُعْتَدِيرِينَ مِنَ الْمَنْطِقِ الْبَلِيجِ
وَ الْقُوْلِ الْمُسْتَوِّعِ، وَ دَاعِيْكُمْ وَ دَاعُ امْرِيْ
مُرْصِدٍ لِلْتَّلَاقِ! غَدًا تَرَوْنَ آئِيَّامِي،
وَ يُكْشَفُ لَكُمْ عَنْ سَرَآئِرِي،
وَ تَعْرِفُونَنِي بَعْدَ خُلُوِّ مَكَانِي وَ قِيَامِ
غَيْرِي مَقَامِي.

-----☆☆-----

۱۔ یعنی انسان موت سے بچنے کیلئے جو ہاتھ پیر مارتا ہے اور چارہ سازی کرتا ہے اس میں جتنا زمانہ صرف ہوتا ہے وہ مدت حیات ہی ہے کہ جو کم ہو رہی ہے اور جوں جوں وقت گزرتا ہے موت کی منزل قریب ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ زندگی ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

۲۔ «خَلَاكُمْ ذَمٌ»: "تم پر کوئی برائی عائد نہ ہوگی" یہ جملہ بطور مثال استعمال ہوتا ہے، جسے سب سے پہلے بندیمہ اہرش کے غلام قصیر نے استعمال کیا تھا۔
۳۔ مقصد یہ ہے کہ جب یہ ساری چیزیں فنا ہو جائیں گی تو ان میں رہنے والے کیونکہ موت سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ یقیناً انہیں بھی ہر چیز کی طرح ایک نہایک دن فنا ہونا ہے، لہذا میرے جام حیات کے چھلک جانے پر تجبہ ہی کیا۔

☆☆☆☆☆